سوال

(227) تفصیل اوقات وارکان نماز

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے زمانہ مبارک میں کسی مسلمان کو نماز سکھائی اور بتائی تو کیسی بتلائی اس امر کی بخوبی تشریح کی جاوے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سب کو بتلائی کتب حدیث میں صفت صلواۃ کے ابواب بکثرت ملتے ہیں۔ خود ایک دفعہ جبرائیل کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر روزانہ مسلمانوں کو پرھاتے رہے ایک دفعہ باہر کا آدمی پوچھنے آیا۔ تو آپ نے دو دن ایسے طریق پر نماز پڑھی۔ کے پہلے روز ساری نمازیں اول وقت پڑھیں۔ دوسرے روز ساری نمازیں اخیر وقت پڑھ کر فرمایا سائل دیکھ لے کہ ان دونوں وقتوں کے درمیان نماز کا وقت ہے۔ (7جمادی الاول 1335ہجری)

تشریح

جبرئیل کے ساتھ آپ کا نماز پڑھنا حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے یوں آیا ہے۔

"قال رسول للہ صلی اللہ علیه وسلم امنی جبرئیل عند البیت مرتین فصلیبی الظهر حین زالت الشمس وکانت قدر الشراک وصلی بی العصر حین صار ظل کل شئ مثلهو صلی بی المغرب حین افطر الصائم وصلی بی العشاء حین غاب الشفق وصلی بی الفجر حین حرم الطعام والشراب علی الصائم فلما کان الغد صلی بی الظهر حین کان ظله مثلهو صلی بی العصر حین کان ظله مثلیهو صلیبی المغرب حین افطر الصئم وصلی بی العشاء حین ذهب ثلثا للیلوصلوبی الفجر فاسفر ثما لتفت الیفقالیا محمدهذا وقت الانبیاء من قبلکوالوقت ما بین هذین الوقتین" (رواہ ابوداوٗد وترمذي)

''عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیت اللہ شریف میں حضرت جبرئیل نے امام بن کر دو دفعہ مجھے نماز پڑھائی۔ پس پہلی مرتبہ سورج ڈھلتے ہی مجھے ظہر کہ نماز پڑھائی۔ جب کہ سایہ شریف صرف جوتی کے تسمے کی مقدار پر ہوا تھا۔ اور عصر کی نماز پڑھائی جب کہ ہر چیز کا سایہ صرف اس کے برابر یعنی ایک مثل پر پہنچا تھا۔ اور مغرب کی نماز پڑھائی۔ جب کہ روزہ کھولنے کا وقت ہوتا ہے۔ اور عشاء کی نماز پڑھائی جب کہ شفق یعنی شام کی سرخی غائب ہو چکی تھی۔ اور فجر کی نماز اس وقت پڑھائی۔ جب کھانا پنا روزہ دار کے لئے حرام ہو جاتا ہے۔ یعنی صبح صادق ہوتے ہی دوسرے روز ظہر کی نماز ایسے وقت پڑھائی جب کہ آپ کا سایہ آپ ﷺ کے برابر یعنی ایک مثل ہو چکا تھا۔ اور عصر کی نماز ایسے وقت پڑھائی جب آپ ﷺ کا سایہ دو مثل کو پہنچ چکا تھا۔ اور مغرب کی اس وقت جب روزہ ددار روزہ کھولتے ہیں۔ اور عشاء کی نماز تہائی رات گزر جانے پر پڑھائی اور فجر کی

جب پڑھائی جب خوب روشنی پھیل چلی تھی۔ پھر حضرت جبرئیل میری طرف متوجہ ہوکر بولے کے اے محمد ﷺ تم سے پہلے جس قدر انبیاءؑ گزرے ہیں۔ ان سب کی نمازوں کا وقت (جو بھی وہ نمازیں پڑھتے ہوں گے۔) یہی ہے جو تم کو بتلایا گیا۔ دونوں دن اول وآخر میں آپ ﷺ کو نماز پڑھائی گئی ہے۔ ان کے درمیان کا سارا وقت نمازوں کا وقت ہے۔ ''اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور نبی کریم ﷺ کی نماز جو آپ نے خود پڑھی۔ اور صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین کو تعلیم فرمائی۔ اس کی تفصیل اس حدیث سے معلوم ہو سکتی ہے۔

عن ابی حمید الساعدي قال فی عشرۃ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا اعلمکم بصلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا فاعرض قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوۃ رفع یدیہ حتی یحاذي بھما منکبیہ ثم یکبر ثم یقراء ثم یکبر ویرفع یدیہ حتی یحاذ بیھما منکبیہ ثم یرکع ویصنع راحتیہ علی رکبتیہ ثم ثم یعتدل فلا یصبی راسہ ولا یقنع ثم یرفع راسہ فیقول سمع اللہ لمن حمدہ ثم یرفع یدیہ حتی یحاذ بیھما منکبیہ معتدلا ثم یقول اللہ اکبر ثمیھوي الی الارض ساجدا فیتجافی یدیہ عن جنبیہ ویفتح اصابع رجلیہ ثم یرفع راسہ ویثین رجلہ الیسري فیقعد علیھا حتی یرجع کل عظم فی موضعہ معتدلا ثم یقوال اللہ اکبر ویرفع وثنی رجلہ الیسري فیقعد علیھا ثمیعتدل حتی یرجع کل عظم الی موضعہ ثم ینھض ثمیسنع فی الثانیۃ مثل ذالک ثماذاقام من الرکعتین کبر ورفعیدیہ حتی یھاذي بھما منکبیہ کما کبر عند افتتاح الصلوۃ ثم یصنع ذلکفی بقیۃ صلاتہ حتی اذا کا نتالسجدۃ التی فیھا التسلیم اخرج رجلہ الیسر یوقعد متورکا علی ثقہ الایسر ثم سلمقالواصدقت ہکذا کان یسلی (روابہ ابو داوٗد۔ دارمی۔ ترمذی۔ وابن ماجہ)

وقال الترمذي ہذا حدیث حسن صحیح وفی روایۃ لابیداود من حدیث ابی حمید ثم وکع فوضع یدیہ علی رکبتیہ کانہ قابض علیھا ووقریدیہ فنحا ہما عن جنبیہ وقال ثم سجد وامکن انفہ وجبھتہ الارض ونحی یدیہ عن جنبیہ ووضع کفیہ اح ومنکبیہ وفرج بینفخذیا ء غیر حاملبطنہ علی شئ من فخذیہ حتی فرع ثم جلس فافترش رجلہ الیسر یواقبل بصدر الیمنیعلی قبلتہ ووضع کفہ الیمنی علیرکبہ الیمنیوکفہ الیسر یعلیرکبتہ الیسري واشار باصبعہ یعنی اسبابۃ وفی امري لہ واذاقعد فی المرکعتین قعد علیبطنقدمہ الیسر یونصب الیمنیواذاکان فی الرابعۃ افضی بورکہ الیسریالی الارض واخرج قدمیاء ن ناحیۃ واحدۃ

ترجمہ۔ ''حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک روز دس اصحاب رضوان اللہ عنہم اجمعین کی موجودگی میں کہا کہ میں تم سب سے زیادہ آپ ﷺ کی نماز کی تفصیلات جانتا ہوں۔ وہ صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین بولے کہ آپ ﷺ کی نماز آپ جانتے ہیں۔ وہمارے سامنے پش کیجیے۔ چنانچہ ابو حمید ساعدی نے کہا کہ جب آپ ﷺ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھا کر نیت باندھ لیتے۔ پھر آپ دعا اسفتتاح اللھم باعد وغیرہ۔ و سورۃ فاتحہ و دیگر سورتیں پڑھتے پھر تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھا کر رفع الیدین کرتے ہوئے۔ آپ رکوع میں جاتے۔ اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر مظبوطی کے ساتھ رکھتے اور نہایت اعتدال کے ساتھ جھک کر رکوع کرتے۔ سر اور کمر کو برابر رکھتے۔ اونچا نیچا نہیں کرتے۔ پھر رکوع سے فارغ ہوکر پھر دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے ہوئے رفع الیدین کے ساتھ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے۔ اور سیدھے کھڑے ہوجاتے۔ اور سجدے میں دونوں ہاتھوں کو پہلووں سے دور رکھتے۔ اور سجدے کی حالت میں پیروں کی انگلیوں کو زمین پر ٹیک کر قبلہ رخ کشادہ رکھتے۔ پھر سجدہ سے سر اٹھاتے اور بایاں پیر موڑ کر خوب اعتدال اور تسلی واطمینان کے ساتھ اس پر آپ بیٹھ جاتے پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ ثانی کرتے۔ پھر سجدے سے سر اٹھا کر بایاں پیر موڑ کر اطمینان کے ساتھ بیٹھ جاتے۔ یہاں تک کہ آپ کے جسم مبارک کا ہر جوڑ ٹھکانے پر بیٹھ جاتا۔ پھر آپ دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے۔ تو جس طرح نیت باندھتے وقت رفع الیدین کی تھی بالکل اسی طرح دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھا کر رفع الیدین کے ساتھ تیسری رکعت کے لئے ہاتھ باندھ لیتے۔ پھر اسی طرح ساری نماز کو پورا فرماتے۔ اور جب آخری رکعت ہوتی تو بایئں پیر کو باہر نکال کر بایئں کولھے کو زمین پر ٹیک کر بیٹھ جاتے پھر سلام پھیرتے۔ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان سن کر وہ تمام صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین بولے بے شک آپ نے حضور ﷺ کی نماز کا جو نقشہ بیان کیا ہے۔ بالکل صحیح و درست ہے۔ آپ ﷺ کی نماز اسی طرح ہوتی تھی۔ اس حدیث کو ابوداؤد اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ اور ترمذی اور ابن ماجہ میں بھی اس کے معنی یہ روایت موجود ہے۔ اور ترمذی نے اس کو حسن صحیح بتلایا ہے۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ لفظ اور بھی مروی ہیں۔ کہ آپ ﷺ نے جب رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر اس طرح رکھا گویا آپ ﷺ ان کو مظبوط تھامے ہوئے تھے۔ سجدے میں آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں کو خوب پھیلا کر ان کو دونوں پسلیوں سے دور رکھا۔ اور اپنی ناک اور پیشانی مبارک کو زمین پر ٹیک دیا۔ اور دونوں ہاتھوں کو ہتھیلیوں کو کندھوں کے برابر رکھ کر زمین پر ٹیکا اور اپنی رانوں کو کشادہ رکھا اور ہاتھوں کی کہنیوں کو پیٹ سے کافی دور رکھا پھر سجدہ سے فارغ ہوکر آپ ﷺ جلسہ استراحت میں بایاں پیر پھیلا کر سینے کو قبلہ رخ کر کے بیٹھ گئے۔ اس طور پر کے دایئں ہتھیلی دایئں پیر کے گھٹنے پر اور بایئں ہتھیلی بایئں پیر کے گھٹنے پر آپ نے رکھی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے اس حال میں تشہد

پڑھا۔ اوراپنی انگلی سبابہ کو (لفظ اشھد ان لاالہ الا اللہ پر آپ ﷺ نے حرکت دی۔ اوراسی کی ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے۔ کہ درمیانی تشھد میں آپ بایاں پیر پھیلادیتے اوراس پر بیٹھ جاتے۔ اوردایاں پیر (انگلیاں) قبلہ رخ زمین پر ٹھیک کر کھڑارکھتے۔ اورچوتھی رکعت میں آپ ﷺ اپنے بایئں کولھے کوزمین کی طرف نکال کر دونوں قدموں کوایک طرف نکال دیتے۔ اوراسی طرح تشہد کے لئے بیٹھتے۔''

شرفیہ

نبی کریم ﷺ کے فعل مبارک سے آپ ﷺ کے ارشاد صلوکما رایتمونی اصلی (جس طرح مجھے نماز پڑھتا دیکھتے ہواس طرح نماز پڑھا کرو) کے مطابق لوگوں نے نماز سیکھی۔ بعض دفعہ قولا بھی آپ نے نماز کا طریقہ تعلیم فرمایا۔ جیساکہ مسی "الصلوۃ''والی حدیث میں مزکور ہے۔ آپ نے اس کوزبانی نماز تعلیم فرمائی تھی تفصیلات صحاح ستہ۔ ومشکواۃ۔ وبلوغ المرام۔ وغیرہ میں موجود ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد01ص425

محدث فتویٰ